سچا مسلک

تحریر وترتیب

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

بزم عشاق

ادارہ نجم الہدیٰ جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ نیو پٹھان والا جھنگ روڈ فیصل آباد

0300-6661755

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم اما بعد
فاعوذبالله من الشیطن الرجیم
بسم الله الرحمن الرحیم

محترم قارئین کرام ہم نے اس مختصر رسالہ سچا مسلک اہلسنت والجماعت بریلوی میں دیوبندی مولویوں کی خود نوشت کتابوں سے اپنے مسلک حق اہلسنت والجماعت بریلوی کی تائید وتوثیق میں شواہد و براہین جمع کئے ہین تا کہ ہر منصف مزاج غیر متعصب ذی علم وشعور شخص پر حق واضح ہو جائے۔ وباللہ التوفیق۔

نور محمدی اول الخلق

عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کیا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں' مجھ کو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کون سی چیز پیدا کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے جابر اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نہ باین معنی کہ نور الٰہی اس کا مادہ تھا' بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا۔ پھر وہ نور قدرت الٰہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم اور نہ بہشت تھی نہ دوزخ تھا اور نہ فرشتہ تھا اور نہ آسمان تھا اور نہ زمین تھی اور نہ سورج تھا اور نہ چاند تھا اور نہ جن تھا اور نہ انسان تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے کئے اور ایک حصے سے قلم پیدا کیا اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش آگے طویل حدیث ہے۔

(فائدہ) اس حدیث سے نور محمدی کا اول الخلق ہونا باولیت حقیقیہ ثابت ہوا کیونکہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اولیت کا حکم آیا ہے ان اشیاء کا نور محمدی سے متاثر ہونا' اس حدیث میں منصوص ہے (نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صفحہ۴' مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی)۔

پروردگار کے حضور میں نور

احکام ابن القطان میں من جملہ ان روایت کے جو ابن مزروق نے ذکر کی ہیں۔ حضرت علی ابن الحسین یعنی امام زین العابدین سے روایت ہے۔ وہ اپنے باپ حضرت امام حسین اور وہ ان کے جد امجد یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہم سے نقل کرتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور میں ایک نور تھا۔ (فائدہ) اس عدد میں کم کی نفی ہے زیادتی کی نہیں پس اگر زیادتی کی روایت نظر پڑے' شبہ نہ کیا جاوے۔ وہ گئی تخصیص اس کے ذکر میں سو ممکن ہے کہ کوئی خصوصیت مقامیہ اس کی متقضی ہو (نشر الطیب صفحہ۸)۔

رؤیت نور بوقت ولادت نبوی ﷺ

جب آپ ﷺ غزوہ تبوک سے مدینہ طیبہ میں واپس تشریف لائے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ مجھ کو اجازت دیجئے کہ کچھ آپ کی مدح کروں (چونکہ حضور ﷺ کی مدح خود طاعت ہے) اس لئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کہو اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو سالم رکھے۔ انہوں نے جو اشعار آپ ﷺ کے سامنے

پڑھے ان میں سے ایک یہ ہے۔ یعنی اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہوگئی اور آپ کے نور سے آفاق منور ہوگئے۔ سو ہم اس ضیاء اور اس نور میں ہدایت کے رستوں کو قطع کر رہے ہیں (نشر الطیب صفحہ۹)۔

باعث خلق آدم علیہ السلام

حکام نے اپنے صحیح میں روایت کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے محمد ﷺ کا نام مبارک عرش پر لکھا دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے فرمایا' اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تم کو پیدا نہ کرتا (نشر الطیب صفحہ۱۳)۔

باعث وسیلۂ آدم علیہ السلام

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام سے خطا کا ارتکاب ہوگیا تو انہوں نے عرض کیا کہ اے پروردگار میں آپ سے بواسطہ محمد ﷺ کے درخواست کرتا ہوں کہ میری مغفرت ہی کر دیجئے۔ پس حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے آدم تم نے محمد ﷺ کو کیسے پہچانا' حالانکہ ہنوز میں نے ان کو پیدا بھی نہیں کیا۔ عرض کیا اے رب میں نے اس طرح سے پہچانا کہ جب آپ نے مجھ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنے روح میرے اندر پھونکی تو میں نے سر جو اٹھایا تو عرش کے پایوں پر یہ لکھا ہوا دیکھا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس میں نے معلوم کرلیا کہ آپ نے اپنے پاک نام کے ساتھ ایسے ہی شخص کے نام کو ملایا ہوگا جو آپ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہوگا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تم سچے ہو۔ واقعی وہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارے ہیں اور جب تم نے ان کے واسطہ سے مجھ سے درخواست کی ہے تو میں نے تمہاری مغفرت کی اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تم کو بھی پیدا نہ کرتا (نشر الطیب صفحہ۱۳)۔

حیات مصطفیٰ ﷺ

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک رحمت دوجہاں ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے۔ بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے۔ آنحضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے۔ جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو (المہند صفحہ۲۹)۔

زیارت روضۂ نبوی ﷺ

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارت قبر سید المرسلین (ہماری جان آپ پر قربان) اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے۔ گو شدر حال اور بذل جان و مال سے نصیب ہو اور سفر کے وقت آپ کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ میں مسجد نبوی اور دیگر مقامات و زیارت گاہ ہائے متبرکہ کی بھی نیت کرے (المہند صفحہ۲۷)۔

فضیلت روضۂ نبوی ﷺ

وہ حصۂ زمین جو جناب رسول اللہ ﷺ کے اعضاء مبارکہ کو مس کئے ہوئے علی الاطلاق افضل ہے۔ یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے۔ چنانچہ فقہاء نے اس کی تصریح فرمائی (المہند صفحہ۲۷)۔

درود شریف کی کثرت

ہمارے نزدیک محبوب کریم ﷺ پر درود شریف کی کثرت مستحب ہے اور نہایت موجب اجر وثواب طاعت ہے خواہ دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل مؤلفہ کی تلاوت سے ہو۔ لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جس کے لفظ بھی حضرت سے منقول ہیں۔ گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں اور اس بشارت کا مستحق ہو ہی جائے گا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا حق تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا (المہند صفحہ ۲۳)۔

دلائل الخیرات کا ورد

خود ہمارے شیخ حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ اور دیگر مشائخ دلائل الخیرات پڑھا کرتے تھے اور مولانا حاجی امداد اللہ شاہ مہاجر مکی قدس سرہ نے اپنے ارشادات میں تحریر فرما کر مریدین کو امر بھی کیا ہے کہ دلائل کا ورد بھی رکھیں اور ہمارے مشائخ ہمیشہ دلائل کو روایت کرتے رہے ہیں اور مولانا گنگوہی بھی اپنے مریدین کو اجازت دیتے رہے (المہند صفحہ ۳۳)

ذکر میلاد مصطفیٰ ﷺ

حاشا کہ ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ولادت شریفہ کا ذکر بلکہ آپ ﷺ کی جوتیوں کا غبار اور آپ ﷺ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیۂ یا حرام کہے وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ ﷺ سے ذرا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے۔ خواہ ذکر ولادت ہو یا آپ کے بول براز، نشست و برخاست اور بیداری و خواب کا تذکرہ (المہند صفحہ ۵۶)۔

اہل قبور سے اکتساب فیض

اب رہا منشاء مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض پہنچنا سو بے شک صحیح ہے (المہند صفحہ ۳۷)۔

دیوار چومنا

عشاق کے نزدیک محبوب کے گھر کے در و دیوار کو چومنا اس کی عتبہ بوسی، دست بوسی وغیرہ عشق کے ایسے لوازمات میں سے ہیں کہ شاید ہی کوئی دل کھویا ہوا شاعر ایسا ہوا گا جس نے کسی نہ کسی عنوان سے اس کو اہم مقصد نہ بنانا ہو (فضائل حج صفحہ ۴۵)۔

سیادت مصطفوی ﷺ

نبی کریم ﷺ کا سید ہونا ایک امر واقعی ہے لہذا اس کے (نبی کریم ﷺ کے نام نامی کے شروع میں سیدنا کا لفظ) بڑھانے میں کوئی اشکال کی بات نہیں بلکہ ادب یہی ہے (تبلیغی نصاب صفحہ ۷۶۱)۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنا

اس ناکارہ کے ناقص خیال میں جو شخص سلام کے الفاظ کا ترجمہ اور مطلب سمجھتا ہو اور ان الفاظ کے بڑھانے

سے ذوق میں اضافہ ہوتا ہو اس کو تو تطویل مناسب ہے اور اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو طوطے کی طرح سے مزدرین کے الفاظ دہرانے کی ضرورت نہیں۔ انتہائی ذوق وشوق اور غایت سکون اور وقار سے آہستہ آہستہ ٹھہرا ٹھہرا کر الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھتا رہے اور جب تک شوق میں اضافہ پاوے انہیں الفاظ کو یا اور کسی سلام کو بار بار پڑھتا رہے (فضائل حج صفحہ ۱۱۸)۔

قبر سے مشاہدہ حالات

اور یہ سمجھے گویا میں زندگی میں آپ ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوں۔ اس لئے کہ امت کے حالات کے مشاہدہ میں اور ان کے ارادہ اور قصد کے ظہور میں اس وقت آپ کی حیات اور ممات میں کوئی فرق نہیں (فضائل حج صفحہ ۱۱۷)۔

رسول اللہ ﷺ سے فریاد

اے رسول خدا نگاہ کرم فرمایئے اے ختم المرسلین رحم فرمایئے (تبلیغی نصاب صفحہ ۸۰۶)۔ نگاہ کرم شافع روز محشر خرابم خرابم پریشاں پریشاں (خدام الدین ۲۹ دسمبر ۶۷ء)۔

دست بوسی

سید احمد رفاعی مشہور اکابر بزرگ صوفیا میں سے ہیں۔ ان کا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ ہجری میں وہ زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور قبر اطہر کے قریب کھڑے ہو کر دو شعر پڑھے تو دست مبارک نکلا اور انہوں نے اس کو چوما (تبلیغی نصاب صفحہ ۸۰۶)۔

بے سایہ ہستی

کیونکہ مشہور ہے کہ قامت اطہر و جسم انور کا سایہ نہ تھا (تبلیغی نصاب صفحہ ۷۰۶)۔

بیعت مشائخ

ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقائد کی درستی اور شرعی کے مسائل ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہو جاوے تو ایسے شیخ سے بیعت ہو جو شریعت میں راسخ القدم ہو۔ دنیا سے بے رغبت ہو۔ آخرت کا طالب ہو۔ نفس کی گھاٹیوں کو طے کر چکا ہو۔ نجات دہندہ اعمال کا خوگر ہو۔ تباہ کن افعال سے علیحدہ ہو۔ خود بھی کامل ہو دوسروں کو بھی کامل بنا سکتا ہو۔ ایسے مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اپنی نظر اس کی نظر میں مقصور رکھے اور صوفیا کے اشغال یعنی ذکر و فکر اور اس میں فنائے تام کے ساتھ مشغول ہو (المہند صفحہ ۳۶)۔

عرض اعمال

ابن المبارک نے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں کہ نبی ﷺ پر آپ کی امت کے اعمال صبح و شام پیش نہ کئے جاتے ہوں (نشر الطیب صفحہ ۲۴۷)۔

بزرگوں کا سلسلہ

اور جس کو یہ نعمت (نسبت کا اکتساب) میسر نہ ہو اور یہاں تک نہ پہنچ سکے اس کو بزرگوں کے سلسلہ میں شامل

ہوجانا ہی کافی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ آدمی اس کے ساتھ ہے جس کے ساتھ اسے محبت ہو۔ وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہ سکتا (المہند صفحہ ۳۶)۔

پاکیزہ فضلات

اور مروی ہے کہ آپ ﷺ جب بیت الخلاء میں جاتے تھے تو زمین پھٹ جاتی اور آپ ﷺ کے بول و براز کونگل جاتی اور اس جگہ نہایت پاکیزہ خوشبو آتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح روایت کیا ہے اور اسی لئے علماء آپ ﷺ کے بول و براز کے طاہر ہونے کے قائل ہوتے ہیں (نشر الطیب صفحہ ۱۶۲)۔

تیزیٔ نگاہ مصطفیٰ ﷺ

اور آپ ﷺ ظلمت میں بھی اس طرح دیکھتے تھے جس طرح روشنی میں دیکھتے تھے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے اور آپ دور سے ایسا ہی دیکھتے تھے جیسا نزدیک سے دیکھتے تھے اور اپنے پیچھے سے بھی ایسا ہی دیکھتے تھے جس طرح سامنے سے دیکھتے تھے اور آپ نے نجاشی کا جنازہ (حبشہ میں دیکھ لیا تھا اور اس پر نماز پڑھی اور آپ نے بیت المقدس کو مکہ معظمہ سے دیکھ لیا تھا جبکہ قریش کے سامنے اس کا نقشہ بیان فرمایا) (یہ سب معراج کی صبح کو قصہ ہوا تھا) اور جب آپ نے مدینہ منورہ میں اپنی مسجد کی تعمیر شروع کی اس وقت خانہ کعبہ کو دیکھ لیا تھا اور آپ کو ثریا میں گیارہ ستارے نظر آیا کرتے تھے (نشر الطیب صفحہ ۱۶۳)۔

نور مصطفیٰ ﷺ حقیقی حسی تھا

اور عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے بدن سے مشک کی خوشبو آتی تھی اور رسول اللہ ﷺ کا نور ان کی پیشانی میں چمکتا تھا (نشر الطیب صفحہ ۲۰)۔

توسل

اور جب قریش میں قحط ہوتا تھا تو عبد المطلب کا ہاتھ پکڑ کر جبل شبیر کی طرف جاتے تھے اور ان کے ذریعہ سے حق تعالیٰ کے ساتھ تقریب ڈھونڈتے اور بارش کی دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ ببرکت نور محمدی ﷺ کے باران عظیم مرحمت فرماتے (نشر الطیب صفحہ ۲۰)۔

بے مثل ہستی

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص آپ ﷺ کو اول وہلہ میں دیکھتا تھا مرعوب ہوجاتا تھا اور جو شخص شناسائی کے ساتھ ملتا جلتا تھا آپ ﷺ سے محبت کرتا تھا۔ میں نے آپ ﷺ جیسا (صاحب) جمال و صاحب کمال) نہ آپ ﷺ سے پہلے کسی کو دیکھا اور نہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو دیکھا (نشر الطیب صفحہ ۱۶۰)۔

روئے مصطفیٰ ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کسی کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔ گویا آپ ﷺ کے چہرہ میں آفتاب چل رہا ہے اور جب آپ ﷺ ہنستے تو دیواروں پر چمک پڑتی تھی (نشر الطیب)۔

منہ سے ظہور نور

جب آپ ﷺ کلام فرماتے تو سامنے کے دانتوں کے بیچ میں سے ایک نور سا نکلتا معلوم ہوتا تھا (نشر الطیب صفحہ ۱۵۶)۔

کلید بردار شخصیت

آپ ﷺ کو تمام خزائن روئے زمین کے اور تمام شہروں کی کنجیاں (عام کشف) میں عطا کی گئی تھیں (نشر الطیب صفحہ ۱۶۶)۔

عالم ما کان و ما یکون ﷺ

صحیحین میں حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک وعظ میں جتنے امور قیام قیامت تک ہونے والے تھے سب بیان فرمائے جس نے یاد رکھا اسے یاد رہے اور جو بھول گئے بھول گئے اور میرے ان اصحاب کو اس بیان کی خبر ہے (نشر الطیب صفحہ ۲۰۲)۔

دست مصطفےٰ ﷺ کی شان

آپ ﷺ کا ایسا ہاتھ ہے کہ اس میں نفع بھی ہے اور ضرر بھی۔ معترف کے لئے نفع اور منکر کے لئے ضرر ہے سو وہ بیماری کا بھی سبب ہے اور حاجب روائی کا بھی سبب ہے۔ اس ہاتھ نے بہت سے انمول کو اچھا کیا اور بہت سے آسیب کو دور کیا۔ بہت سے موئے سر کو ظاہر کیا کہ اس کے سبب سر بے موئے میں بال جم آئے اور بہت سی بیماریوں کو شفا دی اور بہت سی مدد کو ظاہر کیا بہت سے رنجوں کو دور کیا۔ ایسے لوگوں سے جن میں کوئی خلل تھا (نشر الطیب صفحہ ۲۱۲)۔

پیدائشی بے عیب ہستی

حضرت حسان رضی اللہ نے حضور اکرم کی تعریف میں جو اشعار کہے تھے۔ ان میں کتنی صداقت اور کس قدر حقیقی تصویر موجود ہے اور وہ یہ ہیں۔ یعنی آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت شخص میری آنکھوں نے کبھی اور کہیں نہیں دیکھا اور آپ ﷺ سے زیادہ حسین وجمیل اولاد عورتوں نے کبھی پیدا نہیں کی۔ آپ ﷺ ہر عیب سے پاک وصاف پیدا ہوئے گویا آپ ﷺ کی خلقت آپ کی خواہش کے مطابق ہوئی ہے (خدام الدین لاہور بابت ۲۶ مئی ۱۹۶۸ء)۔

بیداری میں زیارت مصطفےٰ ﷺ

حضور اکرم ﷺ کے بھی اس قسم کے واقعات ہیں کہ بغیر نوم کے بھی اللہ والوں کو آپ ﷺ کی کلامی کا شرف حاصل ہوا (خدام الدین لاہور بابت ۱۷ مئی ۱۹۶۸ء)۔

نیکوں کا وسیلہ

ایک روایت میں ہے کہ سرور کائنات ﷺ کو غریب مہاجرین کا وسیلہ پیش کر کے دعا فرمایا کرتے تھے۔ فرماتے کہ یا اللہ جو مہاجر غریب ہیں ان کی وجہ سے تو ہمیں کامیابی عطا فرما (خدام الدین لاہور بابت ۱۷ مئی ۱۹۶۸ء)۔

فیوض در مصطفےٰ ﷺ

اسد فیوض در مصطفےٰ ﷺ کا کیا کہنا
بشر کو جو بھی سعادت ملی یہیں سے ملی

(خدام الدین لاہور بابت ۱۸اپریل ۱۹۶۸ء)۔

مزار پر فاتحہ خوانی

ہم تمام بزرگوں کا ادب کرتے ہیں زندہ ہوں تو زیارت کے لئے جاتے ہیں وفات یافتہ ہوں تو ان کے مزار پر جا کر فاتحہ پڑھتے ہیں (خدام الدین لاہور یکم مارچ ۱۹۷۸ء)۔

خاک شفاء

حضرت اقدس نے روضۂ رسول ﷺ کی خاک مقدس جوش عقیدت میں اپنے سرمہ میں شامل فرما کر زیب چشم فرمانا شروع کی' خدا کا کرنا چند دنوں بعد دور و نزدیک کی نگاہ میں جو کمزوری تھی وہ قطعی طور پر دور ہوگئی اور پھر وفات تک حضرت نے نزدیک اور دور کے چشمے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا (خدام الدین لاہور بابت ۲۸ جون ۱۹۶۸ء)۔

جواب سلام

اور تو اور دنیا کے کتنے خطے ہیں جہاں حضور اکرم ﷺ کے بال مبارک محفوظ ہیں۔ حضور ﷺ کا جسم اطہر' جسد مبارک منزہ اور مطہر اسی طرح موجود ہے جس کو گنبد خضرا کہتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو روضۂ اطہر پر آ کر مجھے درود و سلام پیش کرتا ہے میں اسے خود بنفس نفیس سنتا ہوں اور جواب دیتا ہوں (خدام الدین لاہور بابت ۵ جولائی ۱۹۶۸ء)۔

شب معراج کی اعلیٰ گھڑی

شب معراج میں وہ سب سے اعلیٰ گھڑی تھی جب اللہ کی طرف سے کچھ مل رہا تھا اور حضور ﷺ کچھ لے رہے تھے (خدام الدین لاہور بابت ۱۹اپریل ۱۹۶۸ء)۔

تلواء بوسی

لیکن جبرائیل امین سید الملائکہ نے نازل ہو کر حضور ﷺ کے مبارک قدموں کے تلوؤں کو بوسہ دیا اور آپ بیدار ہوئے (حوالہ مذکور بالا)۔

موت کے وقت کا علم

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں کہ ایک دن نیا چاند دیکھ کر والدہ محترمہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور قدم بوسی کی اور نئے چاند کی مبارک باد معمول کے مطابق پیش کی۔ فرمایا کہ آئندہ مہینہ کے چاند کے موقع پر کس کی قدم بوسی کرو گے؟ میں سمجھ گیا کہ انتقال کا وقت قریب ہے' میرا دل بھر آیا اور میں رونے لگا (خدام الدین لاہور بابت ۲۰اگست ۱۹۶۸ء)۔

محبت رسول ﷺ اعلیٰ ترین فریضہ ہے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت فرائض میں سے ہم پر ایک فرض ہے اور اسلام کے فرائض میں سے اعلیٰ ترین فریضہ حضور ﷺ کی محبت ہے (خدام الدین لاہور بابت ۱۹ اپریل ۱۹۶۸ء)۔

زندہ ایمان کونسا ہے؟

اگر ایمان کا جسم بن سکے اس جسم کے اندر اگر حضور ﷺ کی عزت، عظمت، محبت ہے تب تو وہ ایمان زندہ ہے درخشندہ ہے، تابندہ ہے اور خدا کے ہاں مقبول ہے اور اگر ایمان کے اندر حضور ﷺ کی عزت، عظمت نہیں ہے تو وہ ایمان مردار جسم کی طرح، بدبودار جسم کی طرح قابل نفرت ہے کہ اس میں اصل روح ہی نہیں ہے (خدام الدین لاہور بابت ۱۹ اپریل ۱۹۶۸ء)۔

ایصال ثواب

سلطان المشائخ حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات میں دیکھا ہے کہ اگر کسی کو پچھتر ہزار دفعہ کلمہ طیبہ پڑھ کر ثواب پہنچایا جائے بشرطیکہ وہ مردہ عقائد کے لحاظ سے مسلمان ہو تو اس کے نجات ہو جاتی ہے (خدام الدین لاہور بابت ۱۹ اپریل ۱۹۶۸ء)۔

بزرگوں کے ذکر کی برکت

شیخ المحدثین حضرت صفوان بن سلیم جلیل القدر فقیہ تھے۔ تیس برس مسلسل عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا فرمائی۔ ان کی یہ کرامت مشہور ہے کہ قحط کے دنوں میں جب ان کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو باران رحمت نازل ہوتی ہے (خدام الدین لاہور بابت ۲۹ دسمبر ۱۹۶۷ء)۔

بارگاہ شفیع محشر ﷺ

انہیں سے آفت ٹلے گی اپنی انہیں سے بگڑی بنے گی اپنی
یہ بارگاہِ شفیع محشر صبا ہمارا سلام پہونچا

(خدام الدین لاہور بابت ۱۷ مئی ۱۹۶۸ء)۔

جشن نزول قران

جشن نزول قرآن کی تقریب میں شامل ہونے کے لئے ۲۲ فروری کو شیخ الاسلام حضرت مولانا شمس الحق افغانی مدظلہ العالی بھی اسی طیارے میں تشریف لے گئے ہیں۔ جس میں حضرت جانشین شیخ التفسیر عازم ڈھاکہ ہوئے (خدام الدین لاہور بابت یکم مارچ ۱۹۶۸ء)۔

روحانی طریقہ سے القاء

حضور اقدس ﷺ نے ایک خاص روحانی طریقہ سے مجھ پر القاء فرمایا کہ شیعہ کا مذہب باطل ہے (خدام الدین لاہور بابت ۵ جولائی ۱۹۶۸ء)۔

قیام تعظیمی

اسی طرح ہے حضور اقدس ﷺ کا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں ان کی قوم کو یہ کہنا قوموا الی سیدکم کہ کھڑے ہو جاؤ اپنے سردار کے لئے (فضائل درود شریف صفحہ ۸۰)۔

دن مقرر کرنا

''آئندہ بعنوان'' ''یاد سلف'' اپنے دوسرے اکابر کے حالات کے لئے بھی دن مقرر کریں۔ مثلاً شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب، حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی، حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی، حضرت حاجی صاحب قدس سرہم وغیرہ ہم کے حالات بیان کرنے کے لئے دن مقرر کریں (خدام الدین لاہور بابت ۱۹ اپریل ۱۹۶۸ء)۔

شفاعت پر اعتماد

مجھے یقین ہے کہ گناہگار مسلمان بھی جنت کا وارث ہے کیونکہ حضور ﷺ خود فرماتے ہیں۔ من قال لا الہ الا اللہ فدخل الجنۃ جس نے صدق دل سے کلمہ پڑھ لیا اور اسی پر موت بھی نصیب ہوگئی بالآخر جنت میں ضرور بالضرور چلا جائے گا۔ چاہے گناہوں کی پاداش میں جہنم میں چلا بھی جائے۔ حضور ﷺ شفاعت فرما کر ضرور جہنم سے نکال لیں گے۔ اس لئے ہم گناہگار مسلمانوں کو بھی رسول اللہ ﷺ سے جس قدر محبت ہے۔ آپ ﷺ کی شفاعت پر اعتماد ہے۔ میں کہتا ہوں وہ ہمارے لئے سب سے بڑا نجات کا سامان اور سب سے بڑا توشۂ آخرت ہے (خدام الدین لاہور بابت ۲۲ نومبر ۱۹۶۸ء)۔

عبادت کا صحیح مفہوم

عبادت کا مفہوم ہے، انتہائی تذلل اور فروتنی اختیار کرنا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کسی بھی درجہ کا تذلل اور فروتنی اختیار کرنے کو عبادت نہیں کہا جائے گا بلکہ اس کا انتہائی درجہ ہونا چاہئے۔ مثلاً کسی کے لئے تعظیماً کھڑے ہو جانا بھی فروتنی کی ایک صورت ہے۔ مگر سجدے کے مقابلے میں کم تر صورت ہے۔ لہذا عبادت کا اطلاق دوسری صورت میں ہونا چاہئے نہ کہ پہلی پر، لیکن اسی کے ساتھ آدمی کی نیت اور جذبے سے بھی فروتنی کا درجہ گھٹتا اور بڑھتا ہے۔ مثلاً ایک سجدہ خدا کی تعظیم کے لئے ہو تو اس میں فروتنی کا جذبہ کچھ اور ہی ہوگا۔ دوسرا بادشاہ کی تعظیم کے لئے ہو تو اس کی نوعیت دوسری ہوگی۔ تیسرا استاد کے لئے کیا جائے تو اس میں فروتنی کی اندرونی کیفیت اور بھی کم ہوگی۔ لہذا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ تذلل و فروتنی کی کسی صورت کے عبادت ہونے نہ ہونے کا مدار نیت پر ہے (خدام الدین لاہور ۲ اگست ۱۹۶۸ء)۔

ذکر بالجہر

ہمارے حضرت رحمتہ اللہ علیہ عموماً دن کو ذکر خفی کا حکم دیا کرتے تھے اور رات کو ذکر جلی کا (خدام الدین لاہور بابت ۲۲ نومبر ۱۹۶۸ء)۔

شرک کا صحیح مفہوم

پس شرک کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی اوصاف کمال کا وہ درجہ خدا کے علاوہ کسی اور کے لئے مان بیٹھے جو ہستی ماوراء کے لئے خاص ہے اور اسی تصور کے ماتحت اس کے سامنے تذلل وفروتنی اختیار کرے (حوالہ مذکرہ بالا)۔

درستگی اعتقاد

یاد رہے کہ جب تک عقائد صحیح نہ ہوں تب تک احکام شرعی کا علم فائدہ نہیں دیتا اور جب تک یہ دونوں (عقائد اور شرعی علم) صحیح اور درست نہ ہوں عمل فائدہ نہیں دیتا۔ جب تک یہ تینوں (صحیح عقائد شریعت کا صحیح علم اور شرعی احکام پر عمل) میسر نہ ہوں تب تک تزکیہ اور تصفیہ کا حصول محال ہے (خدام الدین لاہور بابت ۵ جولائی ۱۹۶۸ء)۔

ادب رسول ﷺ

علامہ قسطلانی مواہب میں لکھتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ادب کا وہی معاملہ ہونا چاہئے جو زندگی میں تھا اس لئے کہ حضور ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں (فضائل حج صفحہ ۱۱۹)۔

تبرکات کو جسم پر ملنا

حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس قاصد بن کر گیا ہوں۔ فارس، روم اور حبشہ کے بادشاہوں سے ملا ہوں۔ میں نے کسی بادشاہ کے ہاں یہ بات نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اس قدر تعظیم کرتے ہوں جتنی محمد ﷺ کی جماعت ان کی تعظیم کرتی ہے۔ کبھی ان کا بلغم زمین پر گرنے نہیں دیتی۔ وہ کسی نہ کسی کے ہاتھ پر پڑتا ہے اور وہ اس کو منہ اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب وہ کوئی حکم کرتے ہیں تو ہر شخص دوڑتا ہے کہ تعمیل کرے۔ جب وہ وضو کرتے ہیں تو وہ وضو کا پانی بدن پر ملنے اور لینے کے واسطے ایسے دوڑتے ہیں گویا آپس میں جنگ وجدل ہو جاوے گا اور جب وہ بات کرتے ہیں تو سب چپ ہو جاتے ہیں۔ کوئی شخص ان کی طرف عظمت کی وجہ سے نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا (تبلیغی نصاب صفحہ ۱۱۶)۔

بخاری شریف کا ختم بدعت نہیں

کسی مصیبت کے وقت بخاری شریف کا ختم کرانا قرون ثلاثہ سے ثابت ہے یا نہیں اور بدعت ہے یا نہیں؟

قرون ثلاثہ میں بخاری شریف تالیف نہیں ہوئی تھی مگر اس کا ختم درست ہے کہ ذکر خیر کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔ اس کی اصل شرع سے ثابت ہے بدعت نہیں۔ فقط رشید احمد عفی عنہ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۰۲)۔

گیارہویں اور توشہ

ایصال ثواب کی نیت سے گیارہویں اور توشہ کرنا درست ہے مگر تعین یوم وتعین طعام کی بدعت اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ اگرچہ فاعل اس تعین کو ضروری نہیں جانتا مگر دیگر عوام کو موجب ضلالت ہوتا ہے۔ لہذا تبدیل یوم وطعام کیا کرے تو پھر کوئی خدشہ نہیں۔ فقط (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۰۶)۔

ایصال ثواب

ایصال ثواب ہر روز درست اور موجب ثواب ہے۔کوئی تاریخ ووقت شرع سے موقت نہیں۔روز ولادت اور روز وفات بھی درست ہے۔پس اگر کسی دن کو ضروری نہ جانے بلکہ مثل دیگر ایام کے جانے ایصال ثواب میں اور کسی عوام کو بھی اس طرح کے ایصال ثواب میں ضرر نہ ہو تو کچھ حرج نہیں۔سب کے نزدیک درست ہے (فتاوی رشیدیہ صفحہ۴۸)۔

ندائے غیر اللہ

یہ خود آپ کو معلوم ہے کہ ندائے غیر اللہ تعالیٰ کو دور سے شرک حقیقی جب ہوتا ہے کہ ان کو عالم سامع مستقل عقیدہ کرے ورنہ شرک نہیں۔مثلاً یہ جانے کے حق تعالیٰ ان کو مطلع فرما دیوے گا یا باذنہ تعالیٰ انکشاف ان کو ہو جاوے گا یا باذنہ تعالیٰ ملائکہ پہنچا دیویں گے جیسا درود کی نسبت وارد ہے یا محض شوقیہ کہتا ہو۔محبت میں یا عرض حال محل تحسر وحرماں مین (فتاوی رشیدیہ صفحہ ۶۸)۔

تیجہ

شریعت میں ثواب پہنچانا ہے۔دوسرے دن ہو خواہ تیسرے دن باقی یہ تعین عرفی ہیں جب چاہیں کریں۔انہی دنوں کی گنتی ضروری جاننا جہالت و بدعت ہے (فتاوی رشیدیہ صفحہ۱۲۲)۔

تسبیح بدعت نہیں

اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اوراد واشغال اور وظائف پورا کرنے کے لئے گنتی میں آسانی اور سہولت کے لئے تسبیح استعمال کرتے ہیں لیکن بعض بے علم او جاہل تسبیح کے استعمال کو بدعت کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک موٹا دھاگہ لے کر اس پر دو ہزار گرہیں دے رکھی تھیں۔سونے سے پہلے دو ہزار دفعہ تسبیح پڑھ کر آرام فرمایا کرتے تھے (خدام الدین لاہور ۲۹ دسمبر ۱۹۶۷ء)۔

فرض عبادت کے ساتھ نفل ملانا

فرض عبادات کے ساتھ ساتھ جس قدر ذوق وشوق سے انسان نفلی عبادات میں حصہ لے گا اسی قدر حق جل شانہ کے انعامات کا مستحق ہوگا (خدام الدین لاہور ۱۲ جولائی ۱۹۶۸ء)۔

خلاصہ کلام

چند عبارات دیوبندیہ بطور نمونہ مشتے از خروارے پیش کی گئی ہیں۔جن سے ہر منصف مزاج، حق شناس، غیر متعصب شخص پر سنی بریلوی مسلک کی حقانیت وصداقت روز روشن کی طرح روشن ہو جاتی ہے۔تعجب ہے کہ دیوبندی مولوی جن مسائل وعقائد کی بناء پر سنی بریلوی پر بدعتی اور گمراہ ہونے کا فتویٰ لگاتے ہیں ان کی حقانیت وصداقت خود ان کی اپنے ہاتھوں کی لکھی ہوئی کتابوں سے ثابت ہے۔سچ ہے۔الحق ما شهد تبه الاعدآء حق وہی ہوتا ہے جس کے حق میں دشمن گواہی دیں۔یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کے مخالفین نادانستہ طور پر آپ کے مسلک حقہ کی صداقت وحقانیت کی گواہی دیتے ہیں۔والحمد الله علی ذالك

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یوں عشق محبوب ﷺ مرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

☆	وسیلہ محبوب ﷺ	☆	ادب و تعظیم محبوب ﷺ
☆	گریہ محبوب ﷺ	☆	نور الہدیٰ ﷺ
☆	عشق خیر الوریٰ ﷺ	☆	عجب چیز ہے لذت آشنائی
☆	اطاعت محبوب ﷺ	☆	شمس الضحیٰ ﷺ
☆	شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	☆	صاحب الجود والکرم ﷺ
☆	راحت دو جہاں ﷺ	☆	اسلام میں دل جوئی کا مقام
☆	لفظ ولی کا معنی و مفہوم	☆	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
☆	عقیدت کے پھول	☆	کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
☆	آئینہ جمال کبریاء ﷺ	☆	وسیلتنا فی الدارین ﷺ
☆	بنا کے مصور نے توڑا قلم	☆	جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
☆	محبت اور علامات محبت	☆	کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد	☆	وبالوالدین احسانا
☆	عشق است امام من	☆	آنچہ خوباں ہمہ دارند
☆	رحمت دو جہاں ﷺ	☆	اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
☆	پیکر حسن و جمال ﷺ	☆	اسمائے محبوب ﷺ

☆	فضائل رمضان وقرآن مجید	☆	انما المؤمنون اخوه
☆	روزہ کے طبی فوائد	☆	خیر کم من تعلم القرآن وعلمه
☆	فضیلت علم اور صاحب علم	☆	محبت الٰہی کے ثمرات
☆	قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے	☆	نور بشر کی وضاحت
☆	ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور	☆	میرے مرشد لجپال
☆	عظمت مصطفیٰ ﷺ	☆	خطبات زماں (1 تا 12)
☆	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	☆	مقالات زماں (1 تا 10)
☆	حقوق مصطفیٰ ﷺ	☆	مقالات عشق رسول ﷺ
☆	ورفعنالك ذكرك	☆	مقالات سیرت محبوب ﷺ
☆	سلطان دو جہاں ﷺ	☆	مقالات صورت محبوب ﷺ
☆	نسبت محبوب ﷺ	☆	محبت کی لازوال داستاں
☆	جان ایماں ﷺ	☆	مساوات محبوب ﷺ
☆	روح ایماں ﷺ	☆	شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات
☆	مسلمانوں کے حقوق		تم سے کیا محبت ہوگئی
☆	افضل الخلق ﷺ		جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی
☆	احسن الخلق ﷺ	☆	کھنچتی ہے کھال کٹتی ہے گردن
☆	اول الخلق ﷺ		عشق ہے تماشہ نہیں ہے
☆	پیکر نور ﷺ	☆	صبر حسین بھی ہے عشق
☆	تذکرہ حسن محبوب ﷺ		صدق خلیل بھی ہے عشق
☆	اسلام میں دوستی کا تصور	☆	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
☆	علم کی فضیلت واہمیت قرآن و	☆	عارفانہ تقریریں

	حدیث کی روشنی میں	☆	پیام محبت
☆	اخلاق سے کام لو گر دل جیتنے ہیں	☆	وہ مصور کیسا ہوگا؟
☆	نظام مصطفیٰ ﷺ ہی میں امن و	☆	اہل دل
	سکوں ہے	☆	صحیفہ عشق
☆	جنت کے مالک	☆	عقل و عشق
☆	جہنم کا ایندھن	☆	عشق اور اہل عشق
☆	قلب سلیم	☆	ذوق زماں
☆	آداب محبت	☆	خیال زماں
☆	اسلاف کا جذبہ ایثار	☆	باب عشق
☆	اسلاف کا شوق علم	☆	داستان عشق
☆	اسلاف کا اخلاق	☆	شمع اور پروانے
☆	اسلاف کا عشق	☆	فضائل و مسائل نماز
☆	حقیقت عظمت	☆	نماز کے طبی فوائد
☆	حقیقت عشق (۱ تا ۴)	☆	نماز کے روحانی فوائد
☆	حقیقت انساں	☆	فضائل قرآن مجید
☆	عشق کی باتیں	☆	سوز محبت
☆	دیوان عشق	☆	اعزاز محبت
☆	بخشش کے بہانے	☆	حقیقی محبت
☆	عاشقانہ تقریریں	☆	حلاوت ایمان
☆	عالمانہ تقریریں	☆	حقیقت ایمان
☆	درس محبت	☆	دعوت فکر

☆	بیان عشق و محبت	☆	جنت اور اہل جنت
☆	مدارج عشق و محبت	☆	احترام سادات
☆	کرامات اولیاء	☆	دنیا میں جنت
☆	محبت و محبوبیت		میری پسند
☆	ماں کی عظمت	☆	روحانی حکایات
☆	محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے	☆	،گلدستہ حکایات
☆	علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت	☆	لو میرج کی شرعی حیثیت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق	☆	صوفیاء اور عشق
☆	علماء اور عشق	☆	شعراء اور عشق
☆	خواص اور عشق	☆	عوام اور عشق
☆	حلاوت ایمان	☆	سلطان دو جہاں ﷺ
☆	اعزازِ محبت	☆	مدارجِ اہل علم
☆	عشق حقیقی و مجازی	☆	راہِ رسمِ عشق و محبت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت	☆	حسین محبوب ﷺ کا حسین تذکرہ
☆	تاجدار عشق	☆	زلفوں کے اسیر
☆	تجھ سا حسین کوئی نہیں	☆	جان کائنات ﷺ
☆	باعث تسکینِ دل و جان ﷺ	☆	عامل اور عملیات
☆	حُسن ایماں	☆	معجزات انبیاء علیہم السلام
☆	زندگی آمد برائے بندگی	☆	میرے محسن

پیغام اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

پیارے بھائیو ! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو دیوبندی ہوئے ، رافضی ہوئے ، نیچری ہوئے ، قادیانی ہوئے ، چکڑالوی ہوئے ، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ، رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے ، ان سے تابعین روشن ہوئے ، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے ، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ ورسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو ، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو ۔ (وصایا شریف ص ۳ از مولانا حسنین رضا)